سپریم کورٹ رپوٹس-[2003]-ایس-یو-پی-پی-2-ایس-سی-آر

ایم/ایس کھیتان الیکٹریکل لمیٹڈ
بنام
کلیکٹر آف سینٹرل ایکسائز، نئی دھلی

6اگست2003

[ایس-راجندر بابو، بی این سری کرشن اور جی پی ماتھور، جسٹسز]

سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 - پہلا شیڈول، نرخ آئٹم 33 (1) (الف) - پنکھے کے ماڈل - درجہ بندی - محصول ڈیوٹی - کی چھوٹ: پنکھے کو بنیادی طور پر ٹیبل پنکھوں کے طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے حالانکہ وہ دیوار یا چھت پر لگائے جانے حسب المالیت ہیں اور باقاعدہ کیبن پنکھوں سے بھی بالکل مختلف ہیں، اس طرح درجہ بندی کی جاسکتی ہے کیونکہ ٹیبل پنکھے نرخ آئٹم 33 (1) (الف) کے تحت 5 فیصد مالیت پر مبنی محصول کو راغب کرتے ہیں۔

برقی پنکھوں کے اپیل کنندہ-مینوفیکچرر نے پنکھوں کے ماڈلز کے لیے سنٹرل ایکسائز زاینڈ سالٹ ایکٹ 1944 کے پہلے شیڈول کے نرخ آئٹم نمبر 33 (1) کے تحت منظوری کے لیے درجہ بندی کی فہرست پیش کی۔انہوں نے استثنی کے نوٹیفکیشن کے تحت 5 فیصد ایکسائز ڈیوٹی کا بھی دعوی کیا۔اسسٹنٹ کلکٹر نے مصنوعات کو کیبن، کوچ، یا گردش پنکھوں کے طور پر درجہ بند کیا اور اس لیے یہ ٹی۔آئی نمبر 33 (1) (ب) کے تحت آتا ہے۔کلکٹر (اپیلز) نے ڈیزائن اور تیاری اور پنکھو کے متعلقہ ماڈلز کی تفصیل پر مشتمل ادب پر بھی غور کیا اور کہا کہ انہیں بنیادی طور پر ٹیبل پنکھوں کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، حالانکہ وہ دیوار یا چھت سے لٹکایا جاسکتا تھا اور ان کا ڈیزائن اور تیاری بھی عام کیبن پنکھوں سے بالکل مختلف تھی جنہیں کبھی بھی جدول پر نہیں رکھا جاسکتا تھا۔اس کے بعد انہوں نے مصنوعات کو ٹیبل فین کے طور حسب المالیت بند کیا جس نے ٹی آئی نمبر 33 (1) (الف) کے تحت 5 فیصد مالیت پر مبنی محصول کو اپنی طرف متوجہ کیا۔اپیلی ٹربیونل نے کلکٹر (اپیل) کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور اسسٹنٹ کلکٹر کے حکم کو برقرار رکھا۔لہٰذا، موجودہ اپیل۔

جواب دہندہ محکمہ نے دعوی کیا کہ تنازعہ میں پنکھوں 'کثیر مقصدی' ہیں اور انہیں ٹیبل فین کے طور پر اور کیبن/کیریج فین کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور مختلف مقاصد کے لیے ان کے استعمال پر غور کرتے ہوئے، پنکھوں کو عام بول چال میں صرف ٹیبل فین نہیں کہا جا سکتا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، عدالت۔

منعقد: کلکٹر (اپیل) نے اپنے فیصلے کی بنیاد اس حقیقت پر رکھی کہ زیر بحث پنکھوں کو بنیادی طور پر ٹیبل کے پرستاروں کے طور پر ڈیزائن کیا گیا تھا، حالانکہ وہ دیوار یا چھت سے لٹکے رہنے کے قابل تھے۔ مزید برآں، ڈیزائن اور تیاری کی خاصیت کی وجہ سے، متعلقہ پنکھوں باقاعدہ کیبن پنکھوں سے بالکل مختلف تھے جنہیں ٹیبل پنکھوں کے طور پر ڈھالا نہیں جا سکتا تھا۔ نیز، ادب اسے بنیادی طور پر ٹیبل فین کے طور پر بیان کرتا ہے۔ اس طرح یہ نتیجہ کہ پنکھوں کے ماڈلز کو ٹیبل فین کے طور حسب المالیت بند کیا جانا چاہیے، سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ 1944 کے پہلے شیڈول کے ٹی۔آئی نمبر 33(1)(الف) کے تحت 5 کی مالیت پر مبنی محصول کو راغب کرنا بالکل جائز اور معقول تھا۔[C-272؛A-270؛E-D-272]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 359 آف 1997۔

سنٹرل ایکسائز کسٹم اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلی ٹریبونل ٹریبونل، نئی دہلی کے 1996-بی کے ایف او نمبر ای/311 میں اے نمبر ای/2346/96-بی کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے میسرز کھیتان اینڈ کمپنی کے لیے جوزف ویلا پلی، محترمہ روہنا ناتھ اور امیش کمار کھیتان۔

جواب دہندہ کی طرف سے ٹی ایل وی آئیر، راجیو نندا اور بی کے پرساد۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

سری کرشن، جسٹس اپیل کنندہ مختلف اقسام کے الیکٹرک پنکھوں کی تیاری میں مصروف ہے۔ اپنے پرستاروں کے چار ماڈلز 'منی'، 'ٹینی'، 'چیکی' اور 'مکی' کے حوالے سے اپیل کنندہ نے ٹی۔ آئی نمبر 33 (1) کے تحت منظوری حسب المالیت بندی کی فہرست پیش کی اور 1984 کے نوٹیفکیشن نمبر 46 کے تحت ڈیوٹی کی رعایتی شرح 5 فیصد مالیت کا بھی دعوی کیا۔ اسسٹنٹ کلکٹر سنٹرل ایکسائز نے 23.3.1984 تاریخ کا ایک نوٹس جاری کیا جس میں اپیل کنندہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس کی وجہ ظاہر کرے کہ پرستاروں کے مذکورہ ماڈلز کو آئٹم نمبر 33 (3) کے تحت اور نوٹیفکیشن نمبر 46 / 84 کے آئٹم نمبر 1 (1) (ب) کے تحت کیوں درجہ بند نہیں کیا جانا چاہیے۔

اسسٹنٹ کلکٹر، سنٹرل ایکسائز، فرید آباد نے نوٹیفکیشن نمبر 46 / 84 کا فائدہ اٹھانے کے مقصد سے مذکورہ مصنوعات کو T. I. نمبر 33 (1) (ب) کے تحت درجہ بند کیا۔ اپیل پر کسٹمز اور سنٹرل ایکسائز (اپیلز) کے کلکٹر نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ ڈیزائن اور تیاری کے ساتھ ساتھ پنکھوں کے متعلقہ ماڈلز کی تفصیل پر مشتمل ادب کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے، انہیں بنیادی طور پر ٹیبل پنکھوں کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ کلکٹر (اپیلز) کا خیال تھا کہ اگرچہ کلیمپس کا ایک انتظام تھا جس سے پنکھوں کے متعلقہ ماڈلز کو دیوار یا چھت سے لٹکایا جا سکتا تھا، لیکن ان کا ڈیزائن اور تیاری عام کیبن پنکھوں سے بالکل مختلف تھی جنہیں کبھی بھی جدول پر نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں، کلکٹر (اپیل) نے فیصلہ دیا کہ پنکھوں کے چاروں ماڈلز کو ٹیبل فین کے طور حسب المالیت بند کیا جانا چاہیے، جو ٹی آئی نمبر 33 (1) (الف) کے تحت 5 فیصد کی مالیت پر مبنی محصول کو راغب کرتا ہے۔ کسٹمز، ایکسائز، گولڈ (کنٹرول) اپیلی ٹریبونل (جسے اس کے بعد 'سی ای جی اے ٹی' کہا گیا ہے) میں مزید اپیلیں 1 پر، سی ای جی اے ٹی کے دونوں اراکین کے درمیان اختلاف رائے تھا۔ جب کہ جوڈیشل ممبر نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ پنکھوں کے متعلقہ ماڈلز کو ٹی آئی نمبر 33 (1) کے تحت ٹیبل فین کے طور پر درجہ بند کیا جانا تھا، درجہ بندی کے ساتھ ساتھ استثنی کے نوٹیفکیشن کے مقصد سے، نائب صدر نے اس سے اتفاق نہیں کیا اور اسسٹنٹ کلکٹر کے نقطہ نظر کو برقرار رکھنے کی طرف مائل تھے۔ اختلاف رائے کے پیش نظر یہ معاملہ تیسرے رکن کے پاس بھیج دیا گیا جس نے نائب صدر سے اتفاق کیا کہ ڈیوٹی کے مقصد کے ساتھ ساتھ نوٹیفکیشن کے تحت چھوٹ کے لیے پنکھوں سیریل نمبر 2 کے ذیلی آئٹم 3 (ب) کے تحت آئیں گے۔ سی ای جی اے ٹی کے اکثریتی فیصلے کے مطابق کلکٹر (اپیل) کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا اور اسسٹنٹ کلکٹر کے حکم کو برقرار رکھا گیا۔ لہذا، یہ خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کرتا ہے۔

آئٹم نمبر 33 کے ٹیرف کی تفصیلات ذیل میں دی گئی ہیں:

" آئٹم نمبر 33- الیکٹرک پنکھے

آئٹم نمبر	ٹیرف کی تفصیل	ڈیوٹی کی شرح
33	الیکٹرک پنکھے بشمول الیکٹرک پنکھوں کے ریگولیٹرز، ہر طرح کے-	
1	ٹیبل، کیبن، کوچ، پیڈسٹل سرکولیٹر پنکھے، جن کا قطر 40.6 سینٹی میٹر نہیں ہے اور اس کے لیے ریگولیٹرز	پندرہ فیصد اشتہاراتی حسب المالیت
2	الیکٹرک پنکھے، صنعتی نظام میں استعمال کے لیے ڈیزائن کیے گئے ہیں جیسا کہ اس کے آپریشن کے لیے ناگزیر ہیں اور اس مقصد کے لیے کچھ خاص شکل یا معیار دیے گئے ہیں جو کسی دوسرے مقصد کے لیے ان کے استعمال کے لیے ضروری نہیں ہوں گے، اور اس کے لیے ریگولیٹرز۔	پندرہ فیصد اشتہاراتی حسب المالیت
الیکٹرک پنکھے، دوسری صورت میں متعین نہیں، اور اس کے لیے ریگولیٹرز۔		بیس حسب المالیت

1984 کا متعلقہ نوٹیفکیشن نمبر 46 جس کی تاریخ 1.3.1984 درج ذیل ہے:

"استثنی کے نوٹس

الیکٹرک فینز

46/84-عیسوی، تاریخ 1.3.1984

چھت کے پنکھوں اور ٹیبل پنکھوں کے مخصوص سائز پر ایکسائز ڈیوٹی کی موثر شرحیں تجویز کی گئی ہیں۔

جی ایس آر-سنٹرل ایکسائز قواعد، 1994 کے قاعدہ 8 کے ذیلی قاعدے (1) کے ذریعے دیئے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، مرکزی حکومت یہاں منسلک ٹیبل کے کالم (3) میں بیان کردہ اور مرکزی ایکسائز زاینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 (1944 کا 1) کے پہلے شیڈول کے آئٹم نمبر 33 کے مذکورہ ٹیبل کے کالم (2) میں متعلقہ اندراج میں بیان کردہ ذیلی آئٹمز کے تحت آنے والے سامان کو مذکورہ ایکٹ کے تحت قابل وصول ایکسائز ڈیوٹی کے اتنے حصے سے مستثنی قرار دیتی ہے، جیسا کہ مذکورہ پہلے شیڈول میں بیان کردہ شرح پر ہے۔ مذکورہ ٹیبل کے کالم (4) میں متعلقہ اندراج میں بیان کردہ شرح پر شمار کی گئی رقم سے زیادہ۔

33-الیکٹرک پنکھے

جدول

نمبر شمار	ذیلی مد	تفصیل	شرح
(1)	(2)	(3)	(4)
1	(1)	الیکٹرک پنکھے جس کا قطر (بلیڈ سویپ) 40.6 سینٹی میٹر سے زیادہ نہ ہو اور اس کے لیے ریگولیٹرز۔	
		(a) ٹیبل پنکھوں	اشتہاراتی قیمت کا پانچ فیصد
		(b) کیبن کیرتج، پیڈسٹل اور ایئر سرکولیٹر کے پنکھے اور اس کے لیے ریگولیٹرز	اشتہاراتی قیمت کا دس فیصد
2	(3)	الیکٹرک پنکھے دوسری صورت میں متعین نہیں ہیں۔	ساڑھے سات فیصد
		(a) چھت کے پنکھے جس کا قطر (بلیڈ سویپ) 107 سینٹی میٹر سے زیادہ نہ ہو۔	اشتہاراتی قیمت
		(b) دیگران	پندرہ فیصد اشتہاری قیمت
3	(3)	الیکٹرک پنکھوں کے لیے ریگولیٹرز	پندرہ فیصد قیمت

ہمارے خیال میں، کلکٹر آف کسٹمز اینڈ سنٹرل ایکسائز (اپیلز) کا حکم معقول اور جائز تھا۔

محکمہ کا موقف یہ ہے کہ متنازعہ پرستار 'کثیر مقصدی' ہیں اور انہیں ٹیبل کے طور پر اور کیبن/گاڑی کے پرستار کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے؛ کہ مختلف مقاصد کے لیے ان کے استعمال کو مدنظر رکھتے ہوئے پنکھوں کو عام بول چال میں صرف ٹیبل فین نہیں کہا جاسکتا۔ کلکٹر (اپیلز) نے اپنے فیصلے کی بنیاد اس حقیقت پر رکھی کہ زیر بحث پنکھوں کو بنیادی طور پر جدول کے پرستاروں کے طور پر ڈیزائن کیا گیا تھا، حالانکہ وہ دیوار یا چھت سے لٹکے رہنے کے قابل تھے۔ انہوں نے صحیح طور پر نشاندہی کی کہ، ڈیزائن اور تیاری کی خاصیت کی وجہ سے، متعلقہ پنکھوں با قاعدہ

کیبن پنکھوں سے بالکل مختلف تھے جنہیں جدول فیز کے طور پر ڈھالا نہیں جا سکتا تھا، انہوں نے اپیل گزاروں کے ذریعے تقسیم کردہ ادب میں پنکھوں کی تفصیل پر بھی اپنے فیصلے کی بنیاد رکھی۔ ادب اسے بنیادی طور پر ٹیبل کے پنکھے کے طور پر بیان کرتا ہے، حالانکہ یہ دیوار یا چھت پر لگا دیا جا سکتا ہے۔ ہمارے خیال میں، یہ نتیجہ معاملے کا مکمل طور پر جائز اور معقول نظریہ تھا اور سی ای جی اے ٹی کے لیے کلکٹر (اپیل) کے حکم میں مداخلت کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ ہم کلکٹر (اپیل) کے فیصلے سے متفق ہیں۔

نتیجے میں، ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، سی ای جی اے ٹی کے مورخہ 12.8.1996 کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور نرخ آئٹم کے ساتھ ساتھ استثنیٰ کے نوٹیفکیشن کے تحت فیز کے متعلقہ ماڈلز کی درجہ بندی کے حوالے سے کلکٹر (اپیل) نئی دہلی کے مورخہ 22.7.1986 کے فیصلے کو بحال کرتے ہیں۔

اخراجات کے حوالے سے کسی بھی حکم کے بغیر اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔

این۔ جے

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:42
I am the author of this document